91344 ـ ليڈيز لباس كے ڈيزائن اور ماڈل لينے كے ليے ميگزين اور كيٹلك بك خريدنا

سوال

باہر سے درآمد شدہ يورپى سٹائل كے لباس كے ڈيزائن اور ماڈل پر مشتمل كيٹلك بك اور ميگزين اس دليل كى بنا پر خريدنے كا حكم كيا ہے كہ عورتيں ماركيٹ نہ جائيں، بلكہ وہ ان كيٹلك بكوں اور ميگزين پر انحصار كر كے لباس خريد ليں.
يہ علم ميں رہے كہ ان كيٹلك بكوں اور ميگزين ميں لباس كے ڈيزائن كى نمائش كے ليے مردوں اور عورتوں كى تصاوير ہوتى ہيں، اور ان تصاوير ميں مردوں اور عورتوں كى ايسى تصاوير بھى ہوتى ہيں جن ميں صرف انڈر وير اور اندرونى لباس پہنا ہوتا ہے!! (يعنى تقريبا ننگى تصاوير ہوتى ہيں) اس كا حكم كيا ہے ؟
اور كيا نمائش ميں عورت كسى دوسرى عورت كو شارٹ لباس يعنى داخلى لباس ميں ديكھ سكتى ہے، تا كہ وہ لباس خريدا جا سكے ؟
آپ سے گزارش ہے كہ كيٹلك بك خريدنے كے متعلق ميرے سوال كا تفصيلى اور اطمنان بخش جواب ديں.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

مذكورہ كيٹلك بك اور ميگزين خريدنے جائز نہيں كيونكہ يہ ننگى اور فحش تصاوير پر مشتمل ہيں، جو نہ تو مرد كے ليے اور نہ ہى عورت كے ليے ديكھنى جائز ہيں.

اور يہ معلوم ہے كہ مرد كا مرد سے اور عورت سے عورت كا ناف سے ليكر گھٹنے تك ستر ہے، اور ان تصاوير ميں ستر ننگا ہوتا ہے جيسا كہ آپ نے ذكر بھى كيا ہے، يہ تو اس فتنہ و شر سے بھى بڑھ كر ہے جو اس كى بنا پر حاصل ہو گا، كيونكہ اسے مرد بھى ديكھيں گے اور عورتيں بھى، يا پھر بچے بھى.

مستقل فتوى كميٹى سے درج ذيل سوال كيا گيا:

غير شرعى ڈيزائن كو چھوڑ كر اپنى شريعت كے موافق ڈيزائن حاصل كرنے كے ڈيزائن پر مشتمل ميگزين خريدنے كا حكم كيا ہے ؟

كميٹى كا جواب تھا:

آپ كے ليے مختلف قسم كے ڈيزائن پر مشتمل تصاوير والے ميگزين خريدنا جائز نہيں، كيونكہ اس ميں فتنہ پايا جاتا

ہے، اور پھر اس طرح کے نقصاندہ میگزین کی ترویج ہو گی، بلکہ آپ کو وہی لباس کافی ہے جو آپ کے علاقے اور ملك و شہر کی عورتیں پہنتی ہیں.

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے. انتہی.

ماخوذ از: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (13 / 75).

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے:

" رہا مسئلہ یہ کہ میگزین اور اخبارات میں جو گندی اور فحش تصاویر پائی جاتی ہیں ان کا خریدنا جائز نہیں، اور نہ ہی انہیں گھر میں داخل کرنا جائز ہے؛ کیونکہ اس میں بہت ساری خرابیاں پائی جاتی ہیں جو یادداشت جیسی مصلحت (اگر یہ بھی ہو تو پھر) کو مٹا کر رکھ دیتی ہیں، وگرنہ حرمت میں یہ چیز تو اور بھی بڑھ کر ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" حلال واضح ہے، اور حرام واضح ہے، اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہات ہیں جنہیں اکثر لوگ نہیں جانتے، اس لیے جو کوئی بھی متشابہ اشیاء سے اجتناب کرے تو اس نے اپنی عزت بھی محفوظ کر لی اور اپنا دین بھی محفوظ کر لیا، اور جو متشابہات میں پڑ گیا تو وہ بالکل اس چرواہے کی طرح ہے جو اپنی بکریاں اور جانور کسی اور کی چراگاہ کے ارد گرد چرا رہا ہو تو خدشہ ہے کہ کہیں اس کے جانور اس چراگاہ میں نہ گھس جائیں، خبردار ہر بادشاہ کی ایك اپنی مخصوص جگہ ہوتی ہے اور اللہ تعالی کی مقرر کردہ مخصوص جگہ ہے اور اس یہ اس کی حرام کردہ اشیاء ہیں "

اور ایك دوسری حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس میں تجھے شك و شبہ ہواسے ترك کر کے بغیر شك والی کو اختیار کرو "

اور ایك حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نیکی کے متعلق دریافت کرنے والے ایك شخص کو فرمایا:

" نیکی وہ ہے جس پر نفس اور دل مطمئن ہو، اور گناہ وہ ہے جو نفس میں کھٹکے، اور سینے میں اس کے متعلق تردد ہو، اور چاہے لوگ تجھے اس کا فتوی بھی دیں، یا تجھ سے دریافت کریں "

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (1 / 468).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے تصاویر پر مشتمل کتب خریدنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

" تصاویر پر مشتمل کتب کو دو قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

ایك وہ قسم جو تصاویر کے لیے جاری کی گئی ہو، مثلا جسے اب البردۃ ھذہ " میگزین اسے خریدنا اور رکھنا جائز نہیں؛ کیونکہ اس کا آخری اور پہلا مقصد تصویریں ہی ہے.

دوسری قسم وہ ہے جس کا مقصد تصاویر نہیں، بلکہ اس سے فائدہ مقصود ہے، لیکن بعض اوقات وہ تصویر پر مشتمل ہو سکتی ہے تو اسے رکھنے میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ اس سے بچنا مشکل ہے، اور اس ساری کو مٹانا اور چہروں پر سیاہی ملنا یہ بھی مشقت کا باعث ہے، انہیں فروخت کرنا جائز ہے؛ کیونکہ جب ان کا استعمال جائز ہوا تو انہیں فروخت کرنا بھی جائز ہوا " انتہی.

ماخوذ از: لقاء الباب المقتوح (21 / 115).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے:

" میں آپ کو متنبہ کرتا ہوں کہ پرفتن تصاویر اور گمراہ قسم کی باتیں اور غلط قسم کے فیشن و ڈیزائن تمہارے گھروں میں نہ گھس جائیں، اگر ایسا ہو گیا تو تمہارے اہل و عیال تمہارے ہاتھوں سے نکل کر ہلاك ہو جائینگے، اور ان کے اخلاق و عادات گر جائینگے ان میگزین اور اخبارات میں جو کچھ بھی پیش کیا جاتا ہے یہ میگزین رکھنے اور لانے والوں پر اثر انداز ہونگے، اور ان میں جو غلط افکار و تہذیب پائی جاتی ہے وہ تمہارے اندر پھیل جائیگی.

مومنوں اس طرح کے میگزین اور اخبارات و جرائد کا گھر میں موجود ہونا گھروں میں فرشتوں کو داخل ہونے سے روك دیتا ہے؛ کیونکہ جس گھر میں تصویر ہو وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے، جس گھر میں فرشتے ہی داخل نہ ہوں اس گھر میں کے بارہ میں آپ کا خیال کیا ہوگا.

اس لیے اس طرح کے میگزین اور رسالے رکھنے ان کی خریداری کرنا اور انہیں فروخت کرنا، اور اس کی کمائی حرام ہے، اور بطور ہدیہ بھی اس طرح کے میگزین اور رسالے قبول کرنے حرام ہیں، اور جو کوئی بھی مسلمانوں میں اسے نشر کرنے کا باعث بنتی ہو وہ بھی حرام ہے؛ کیونکہ یہ گناہ و برائی میں معاونت ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم نیکی و بھلائی اور تقوی کے کاموں میں ایك دوسرے کا تعاون کرتے رہو، اور برائی و گناہ اور ظلم و زیادتی میں ایك دوسرے کا تعاون مت کرو .

اللہ کے بندو اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتے ہوئے تم اس طرح کے رسالے اور میگزین اپنے ہاتھ میں مت رکھو اور ان

کے قریب بھی نہ جاؤ بلکہ انہیں جلا کر راکھ کر دو، کیونکہ جو کچھ تم سن چکے ہو اس سے تم پر حجت قائم ہو چکی ہے، ان میگزین اور رسالے اور اخبارات کو جلا دو، انہیں ضائع کر دو، اور اپنے پاس مت رکھو، نہ تو اپنے بچوں کے پاس رہنے دو اور نہ ہی اپنی بچیوں کے پاس رہنے دو.

اور اس طرح کے میگزین اور رسالے اور اخبارات کی خریداری میں اپنا مال مت خرچ کرو، اور نہ ہی اس میں شراکت کرو، کیونکہ اس کی بہت ساری خرابیاں ہیں؛ ان خرابیوں میں مال ضائع کرنا بھی شامل ہے، جسے اللہ سبحانہ و تعالی نے لوگوں کی دنیاوی اور دینی ضروریات پوری کرنے کا سبب بنایا ہے، اور پھر جس چیز میں کوئی فائدہ نہ ہو اس میں مال صرف کرنا، یا کسی نقصان اور ضرر والی چیز میں مال صرف کرنا مال ضائع کرنے کے مترادف ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے مال ضائع کرنے سے منع فرمایا. انتہی.

ماخوذ از: فتاوی اسلامیۃ (4 / 281).

واللہ اعلم .